فوت شُدگان کی جانب سے قُربانی کرنا

[الأُردية —اُردو—Urdu]

فتوی: شیخ محمد بن صالح العثیمین۔رحمہ اللہ۔

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرحمن ضیاء اللہ سنابلی

الأُضحية عن الأموات

فتوى:الشيخ محمد بن صالح العثيمين-رحمه الله-

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق: عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

۳۶۵۹۶: فوت شُدگان کی جانب سے قُربانی کرنا

سوال: کیا میں اپنے فوت شدہ والدین کی طرف سے قربانی کر سکتا ہوں؟

بتاریخ ۲۱-۱۰-۲۰۱۰ کو نشر کیا گیا

جواب:

الحمد للہ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالىٰ کا کہنا ہے:

قربانی کی اصل یہ ہے کہ یہ زندہ لوگوں کے حق میں مشروع ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کیا کرتے تھے ، اور کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ قربانی فوت شدگان کے ساتھ خاص ہے تو اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

فوت شُدگان کی جانب سے قربانی کے تین اقسام ہیں:

پہلی قسم:

زندہ لوگوں کے تابع ہو کر ان کی جانب سے قربانی کرنا مثلا: کوئی شخص اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے

قربانی کرے اوراس میں وہ زندہ اور فوت شدگان سب کی نیت کرلے (تو یہ جائز ہے)۔

اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی ہے جو آپ نے اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے کی تھی اور آپ کے اہل وعیال میں کچھ پہلے کے فوت شدہ لوگ بھی تھے۔

دوسری قسم:

یہ کہ فوت شدگان کی جانب سے ان کی وصیّت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرنا (اور یہ واجب ہے لیکن اگراس

سے عاجز اور مجبور ہو تو پھر ضروری نہیں ہے)، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّـهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾[البقرة:۱۸۱]

”اب جو شخص اسے سننے کے بعد بدل دے اس کا گناہ بدلنے والے پر ہی ہو گا، واقعی اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے“۔

تیسری قسم:

زندہ لوگوں سے علیحدہ اور مستقل طور پر فوت شدگان کی جانب سے قربانی کی جائے (وہ اس طرح کہ والد کی

جانب سے علیحدہ اور والدہ کی جانب سے علیحدہ اور مستقل قربانی کی جائے)، تو یہ جائز ہے، فقہاء حنابلہ نے اس کو بیان کیا ہے کہ اس کا ثواب میت کو پہنچے گا اور اسے اس سے فائدہ اور نفع ہوگا، اس میں انہوں نے صدقہ پر قیاس کیا ہے۔

لیکن ہمارے نزدیک فوت شدگان کے لیے قربانی کی تخصیص سنتِ نبوی کا طریقہ نہیں ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فوت شدگان میں سے بالخصوص کسی ایک کی جانب سے بھی کوئی قربانی نہیں کی، نہ تو انہوں نے اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی جانب سے قربانی کی، حالانکہ وہ ان کے سب سے زیادہ عزیز واقرباء میں سے تھے۔

اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں فوت ہونے والی اپنی اولاد جن میں تین شادی شدہ بیٹیاں ،اور تین چھوٹے بیٹے شامل ہیں ، کی جانب سے قربانی کی، اورنہ ہی اپنی سب سے عزیز بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی جانب سے حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوسب سے پیاری تھیں۔

اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی بھی صحابی سے بھی یہ عمل نہیں ملتا کہ انہوں نے اپنے کسی فوت شدہ کی جانب سے قربانی کی ہو۔

اور ہم اسے بھی غلط سمجھتے ہیں جو آج کل بعض لوگ کرتے ہیں کہ پہلے برس فوت شدہ کی جانب سے قربانی کرتے ہیں اوراسے (حفرہ قربانی) کا نام دیتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کے ثواب میں کسی دوسرے کو شریک کرنا جائز نہیں ہے ، یا پھر وہ اپنے فوت شدگان کے لیے نفلی قربانی کرتے ہیں ، یا ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اپنی اوراپنے اہل وعیال کی طرف سے قربانی ہی نہیں کرتے ہیں۔

اگر انہیں یہ علم ہو کہ جب کوئی شخص اپنے مال سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی جانب سے قربانی کرتا ہے تو اس میں زندہ اور فوت شدگان سب شامل ہوتے ہیں تو وہ کبھی بھی یہ کام چھوڑ کر اپنے اس کام کو نہ کریں۔

دیکھیں: رسالہ : (أحكام الأضحية والذّكاة)

(طالبِ دُعا: azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com

IslamHouse.com